

## 374766-بچوں کو ماہانہ خرچ دیتے ہوئے کچھ کو زیادہ دینے کا حکم

### سوال

بچوں کے درمیان عدم مساوات سے متعلق مجھے ایک مسئلہ درپیش ہے، وہ اس طرح کہ میرے والدین اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے۔ مجھے 200 ریال ماہانہ جیب خرچ دیتے ہیں کیونکہ میں بڑا ہوں اور میری عمر 17 سال ہے، جبکہ میرے بھوٹے بھائی کی عمر 9 سال ہے تو اسے صرف 100 ریال ملتے ہیں، تو میں کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں : 1- کیا اضافی 100 ریال میرے لیے حرام ہیں؟ اور جتنی رقم میں خرچ کرچکا ہوں کیا وہ میں نے اپنے بھائی پر ظلم کیا ہے؟ 2- میں نے اپنے بھوٹے بھائی سے بات کی تو وہ اس فرق پر راضی ہے، لیکن وہ ابھی تک بالغ نہیں ہوا تو کیا اس کی رضامندی صحیح اور معتبر ہوگی؟ 3- آخری سوال یہ ہے کہ اگر میرے والدین یہ چاہتے ہوں کہ وہ میرے بھوٹے بھائی کو بھی میرے برابر ہی خرچ دیں گے جب وہ میری طرح بڑا ہو جائے گا، تو کیا یہ بچوں میں برابری تصور ہو گا؟

### پسندیدہ جواب

### مشمولات

- بچوں کو جیب خرچ دیتے ہوئے بھی تخفہ کی طرح برابری لازمی ہے؟
- تخفہ دیتے ہوئے اگر فرق روا رکھا گیا ہے تو اسے قبول کرنے کے لیے کون سی رضامندی معتبر ہوگی؟

اول :

### بچوں کو جیب خرچ دیتے ہوئے بھی تخفہ کی طرح برابری لازمی ہے؟

بچوں کو تخفہ دیتے ہوئے عدل کرنا لازمی ہے، جیسے کہ صحیح بخاری : (2587) میں سیدنا عمر بیان کرتے ہیں کہ : انہوں نے نعماں بن بشیر رضی اللہ عنہما کو منہ پر کہتے ہوئے منا کہ : میرے والد بشیر نے مجھے کوئی تخفہ دیا تو عمرہ بنت رواحہ نے کہا : میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک آپ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہیں بنائیں گے، تو میرے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے اور کہا : میں نے اپنے عمرہ بنت رواحہ کے بطن سے پیدا ہونے والے بیٹے کو ایک تخفہ دیا تو میری الہی عمرہ نے مجھے حکما کا ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ بناؤں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا : کیا تم نے اپنی تمام اولاد کو اتنا ہی تخفہ دیا ہے؟ تو انہوں نے کہا : نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ سے ڈر رہا اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کیا کرو۔ اس پر میرے والد و اپس آئے اور اپنا تخفہ واپس لے لیا۔

جبکہ صحیح بخاری کی جی ایک روایت (2650) میں ہے کہ : (مجھے ظلم پر گواہ مت بنائیں)

جبکہ جیب خرچ اور نفقة کے بارے میں یہ ہے کہ جیب خرچ ہر ایک کی ضرورت کے مطابق دیا جاتا ہے؛ اس لیے بڑے بچے کا جیب خرچ بھوٹے بچے کے برابر نہیں ہو گا، اسی طرح یونیورسٹی میں پڑھنے والے بچے کے اخراجات پر امری اسکول میں پڑھنے والے برابر نہیں ہوں گے، اسی طرح ایک بچے کی عمر شادی کی ہو گئی ہے اور شادی کی ضرورت بھی ہے تو وہ نابالغ کے برابر نہیں ہے۔ یا ایسے بچے کی طرح بھی نہیں جو بالغ توبہ لیکن اسے شادی کی ضرورت نہیں۔

### چنانچہ صاحب کشف القناع (309/3) کے تین:

"والد اور والدہ سمیت دیگر تمام عزیز اقارب پر واجب ہے کہ بچوں کے درمیان عدل کریں: وہ تمام رشتہ دار تھنہ دیتے ہوئے عدل کریں جو رشتہ داری کی وجہ سے ایک دوسرے کے وارث بننے میں چاہے وہ بیٹا ہو، یا باپ ہو یا ماں، بھائی، بھتیجا، بچا، بچا زاد وغیرہ۔۔۔ تاہم معمولی چیز پر عدل کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ اس سے ہر کوئی چشم پوشی کر لیتا ہے اس لیے معمولی تھنے پر کوئی اثرات رونما نہیں ہوتے؛ ہاں جیب خرچ اور بس ضرورت کے مطابق دیا جائے گا اس میں عدل اور برابری ضروری نہیں ہے۔" ختم شد

شیع ابن عثیمین رحمہ اللہ نے تھنے اور جیب خرچ میں فرق بتلاتے ہوئے کہا ہے کہ:

"مؤلف رحمہ اللہ نے ہمیں بتلایا کہ برابری اور عدل صرف عطیہ اور تھنہ دیتے ہوئے ہو گا نفعہ اور جیب خرچ ان کی ضرورت اور حاجت کو دیکھ کر دیا جائے گا، لہذا بچوں کو جیب خرچ اتنا دینا ہے کہ ان کی ضروریات پوری ہو جائیں، چنانچہ اگر فرض کر لیں کہ بیٹی غریب ہے اور بیٹا امیر ہے، تو یہاں بیٹی پر خرچ کرے گا لیکن اتنا ہی خرچ بیٹی کو نہیں دے گا؛ کیونکہ جیب خرچ ضرورت پوری کرنے کے لیے دیا جاتا ہے۔ اس لیے بچوں کو جیب خرچ دیتے ہوئے عدل یہ ہے کہ ہر ایک کو اس کی ضروریات کے مطابق دیا جائے۔ مثلاً: فرض کریں کہ ایک بچہ اسکول میں پڑھتا ہے اور اسے اسکول کی ضروریات کاپی، کتابیں، پین، سیاہی وغیرہ پوری کرنے کے خرچ چاہیے اور دوسرا پڑھتا ہی نہیں ہے، اور یہ دوسرے ابڑا بھی ہے لیکن اسے ضرورت نہیں ہے، تو کیا اب اگر پہلے بیٹی کو دے تو کیا دوسرے کو بھی اتنے ہی دیں ہوں گے؟  
جواب: نہیں، یہ واجب نہیں ہے؛ کیونکہ جیب خرچ اتنا ہی دیا جاتا ہے جتنی اس کی ضرورت ہو۔

اس کی مثال یوں سمجھیں: ایک بیٹی کو سرخ رومال اور ٹوپی کی ضرورت ہے جس کی قیمت 100 ریال ہے، جبکہ بیٹی کو کافی کی بالیوں کی ضرورت ہے جس کی قیمت 1000 ریال ہے تو اس صورت میں عدل کیا ہوگا؟

اس صورت میں عدل یہ ہو گا کہ لڑکے کے لیے 100 ریال میں رومال اور ٹوپی خریدے، جبکہ بیٹی کے لیے 1000 ریال میں بالیاں خریدے اگرچہ یہ لڑکے پر ہونے والے خرچے سے 10 گنازیادہ ہے، یہاں یہی عدل ہے۔

اس کی ایک اور مثال سمجھیں: ایک کو شادی کی ضرورت ہے اور دوسرے کو نہیں ہے، تو اس میں عدل کی کیا صورت ہوگی؟

اس صورت میں عدل یہ ہے کہ جسے شادی کی ضرورت ہے اس کی شادی کروادی جائے اور دوسروں کو کچھ نہ دیا جائے، ایسی صورت میں بعض لوگ غلطی کرتے ہیں کہ جب شادی کی عمر کو پہنچنے والے بچوں کی شادی کر دیں تو وہ چھوٹے بچوں کے لیے وصیت لکھ جاتے ہیں کہ میری وراثت کے ایک ہتھی ہے سے ان کی شادیاں کی جائیں، تو یہ صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ شادی ضروریات میں شامل ہے، اور چھوٹے بچے ابھی شادی کی عمر کو پہنچنے ہی نہیں تو ان کے لیے وصیت کر کے جانا حرام ہے، بلکہ اگر کوئی کر بھی جائے تو اس وصیت کو پورا نہیں کیا جائے گا، بلکہ وارثوں کے لیے بھی یہ جائز نہیں ہو گا کہ اس وصیت کو نافذ کریں؛ ہاں بالغ اور سمجھدار کی شادی اس کی رضامندی سے اور اسی کو وراثت میں ملنے والے ہے سے کی جا سکتی ہے۔" ختم شد  
الشرح الحست" (599/4)

اس بنا پر اگر آپ دونوں کو ملنے والا سارا جیب خرچ صرف ضروریات کو ہی پورا کرتا ہے کہ آپ نے ابھی ذاتی کوئی بھی چیز خریدنی ہے وہ انھی میں سے خریدنی ہے بس، تعلیمی اشیائے ضرورت وغیرہ تو پھر یہاں برابری ضروری نہیں ہے؛ بلکہ دونوں میں سے ہر ایک کو صرف اتنا ہی دیا جائے گا جتنی اسے ضرورت ہے۔

اور اگر آپ کو ملنے والا جیب خرچ کچھ بیج جاتا ہے، خرچ نہیں ہوتا تو یہ بچپنے والا مال تھنہ شمار ہو گا، اس میں عدل ضروری ہے۔

مثلاً: فرض کریں کہ اگر آپ کو اپنے کھانے پینے، اور بس وغیرہ سیت اسکول آنے جانے کے لیے ٹوٹل 150 ریال کی ضرورت ہے، لیکن آپ کے پاس 50 ریال بیج جاتے ہیں تو یہ 50 ریال تھنہ ہیں اس میں عدل ہونا ضروری ہے۔ اس لیے ضروری ہو گا کہ دوسرے بھائی کو بھی اسی طرح 50 ریال اضافی دیئے جائیں یہ اس صورت میں ہے جب اسے ملنے والے

100 ریال سارے کے سارے اس کی ضروریات میں خرچ ہو جاتے ہوں۔

ولیے عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ جیب خرچ کو نفقة میں شامل کیا جاتا ہے تھنے میں نہیں، اس لیے اگر ایک بچہ کو کم اور دوسرے کو زیادہ دے بھی دیا جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

دوم:

تھنہ دیتے ہوئے اگر فرق روا رکھا گیا ہے تو اسے قبول کرنے کے لیے کون سی رضامندی معتبر ہوگی؟

اگر دوسرے افرینت اس فرق کو قبول کر لے اور اجازت دے دے تو تھنے میں یہ فرق جائز ہو جائے گا، تاہم یہ اجازت ایسے شخص سے ہی لی جائے گی جو اپنے نیصلے کرنے میں خود مختار ہو اور خود مختار وہی ہوتا ہے جو بالغ، عاقل اور سجادہ رکھتا ہے۔ سجادہ را سے کہتے ہیں جو یوقوف نہیں ہوتا اور اپنے مالی معاملات میں صحیح نیصلہ کرتا ہے۔ اس لیے چھوٹا بچہ، پاگل شخص اور بے وقوف کی اجازت معتبر نہیں ہوگی۔

جیسے کہ کشفat الشفاع (310/4) میں ہے کہ:

"ماں اور باپ اپنے بعض وارث بننے والے رشتہ داروں کو بقیہ رشتہ داروں کی اجازت سے خاص اور الگ سے تھنہ دے سکتا ہے؛ کیونکہ خاص تھنہ دینا اس لیے حرام قرار دیا گیا جب یہ باہمی قطع رحمی اور عداوت کا باعث بنے جو کہ یہاں اجازت مل جانے کی وجہ سے ختم ہو گئی ہے؛ چنانچہ اگر کسی کو خصوصی طور پر تھنہ اجازت کے بغیر دے دے تو پہلے بیان شدہ وجہ کی بنا پر اسے گناہ ہو گا۔" ختم شد

اسی طرح صفحہ (4/299) میں لکھتے ہیں:

"تھنہ کے لیے ضروری ہے کہ ایسے فرد کی طرف سے ہو جس کا اپنے مال میں تصرف کرنا جائز ہو؛ لہذا چھوٹے بچے، پاگل، اور غلام کی طرف سے تھنہ صحیح نہیں ہو گا، بالکل اسی طرح جیسے ان کے دیگر معاملات قابل اعتبار نہیں ہوتے۔" ختم شد

مندرجہ بالا تفصیلات کے مطابق: ہبہ اور تھنہ سے متعلق عدم مساوات کے معاملے کو اگر آپ کے نابالغ بھائی نے قبول کر بھی لیا ہے تو یہ معتبر نہیں ہو گا۔

واللہ اعلم